سوال

میں شادی شدہ ہوں بیوی کے موبائل پر آنے والی کالوں کے جواب میں میرا اور بیوی کا اختلاف ہوگیا، اور میں نے اسے غصہ کی حالت میں کہا: اگر تو نے اپنے موبائل میں درج نمبر کے علاوہ کسی اجنبی نمبر کی کال سنی تو تجھے طلاق، اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے یہ بھی کہا تھا: (اگر پولیس کا نمبر بھی ہو جس سے لوگ جاہل نہیں تم اس کا جواب بھی نہ دینا) حقیقت میں میں وسوسہ کا شکار ہوں اس کی دلیل یہ ہے کہ میں ظہر یا عصر یا مغرب یا عشاء کی نماز ادا کرتا ہوں تو مجھے تیسری یا چوتھی رکعت میں شک ہونے لگتا ہے کہ کتنی رکعات ادا کی ہیں اور نماز کے بعد اذکار کی تعداد میں بھی شک ہو جاتا ہے اور اسی طرح صبح اور شام کی دعاؤں میں بھی، لیکن میری بیوی بہت حافظہ والی ہے اور وہ اچھی طرح یاد رکھتی ہے، وہ کہتی ہے میں نے یہ پولیس والا نمبر ذکر نہیں کیا تھا بہر حال جب میں بیوی کے کمرہ سے نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تو اس سے نکلنے کے لیے کوئی ومخرج ہے تو میرا یہی مقصد اور ارادہ ہے میں نے یہ الفاظ زبان سے ادا نہیں کیے تھے، پھر بیوی نے کسی بھی غیر معروف نمبر والی کال موصول کرنا بند کر دی، حتی کہ میں نے کئی بار کسی اور موبائل نمبر سے فون کیا تو اس نے کال نہیں سنی کہ کہیں اسے طلاق نہ ہو جائے، اور اس نے وہ نمبر مجھے دکھایا، جب اس نے مجھے وہ نمبر دکھایا تو میں نے کہا یہ تو میری بہن کا نمبر ہے، تو اس نے وہ نمبر اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا لیکن موبائل میں فیڈ نہ کیا، میری بہن نے دوبارہ میری بیوی کو فون کیا تو اسنے یہ یقین کر لینے کے بعد کہ یہ میری بہن کا فون ہے جواب دیا سوال یہ ہے کہ: کیا اس حالت میں طلاق واقع ہو جائیگی کیونکہ وہ نمبر موبائل میں حفظ نہ تھا، یا کہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس نے پہلی بار تو اس نمبر کی کال کا جواب نہیں دیا تھا، لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ یہ میری بہن کا نمبر ہے تو تو اسے یاد کر لینے کے بعد اس کی کال وصول کی کیونکہ موبائل میں فیڈ نمبر والی کال سننے سے مقصد تو یہ تھا کہ مکمل یقین ہو جائے اور کسی غلط کال سے محفوظ رہا جائے تو یہ چیز اس نمبر کی کال سننے سے قبل اپنے ذہن میں اس نمبر کو یاد کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے، تو اس طرح موبائل میں حفظ نمبر والی کال سننے کا مقصد اپنے ذہن میں یاد نمبر والی کال سننے سے پورا ہو جاتا ہے، کیا طلاق تو واقع نہیں ہوئی؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

شرط پر معلق طلاق مثلاً آپ نے اپنی بیوی سے کہا: اگر تو نے موبائل میں محفوظ نمبر کے علاوہ کسی اجنبی نمبر والی کال سنی اور جواب دیا تو تجھے طلاق. اس طرح طلاق ہونے کے متعلق اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے:

جمہور فقہاء کرام کے ہاں شرط حاصل ہو جائے جس پر طلاق کو معلق کیا گیا ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ کا بھی یہی اختیار ہے کہ اس معلق کردہ طلاق میں تفصیل ہے:

اور یہ قائل کی نیت پر منحصر ہوگا: اگر تو اس نے اس سے قسم والا ارادہ کیا یعنی کسی چیز پر ابھارنا یا منع کرنا یا تصدیق کرنا یا جھٹلانا تو اس کا حکم قسم والا ہوگا، اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، اور قسم ٹوٹنے کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ لازم ہے

اور اگر اس سے قائل کا مقصد طلاق واقع کرنا ہے تو شرط پوری ہونے کی صورت میں اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی اور اس کی نیت کا معاملہ تو اللہ ہی جانتا ہے جس پر کوئی بھی چیز مخفی نہیں، اس لیے مسلمان شخص کو اپنے پروردگار پر حیلہ سازی سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اپنے آپ کو دھوکہ نہ دے

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا : تم میرے ساتھ کھڑی ہوجاؤ وگرنہ طلاق، تو بیوی اس کے ساتھ کھڑی نہ ہوئی، کیا طلاق واقع ہوجائیگی ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اگر آپ کا اس کلام سے مقصد بیوی کو طلاق دینا نہ تھا بلکہ اسے اپنے ساتھ جانے پر ابھارنا اور تیار کرنا تھا، تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، بلکہ علماء کے صحیح قول کے مطابق اس میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا

اور اگر آپ کا ارادہ طلاق دینے کا تھا اور اس نے آپ کی بات نہیں مانی تو اس سے ایک طلاق واقع ہوگئی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (86/20).

دوم :

جس کام کے ہونے پر آپ نے طلاق معلق کی تھی اور اس میں آپ کا قصد طلاق دینے کا تھا، اور وہ کسی بھی غیر معروف نمبر کی کال وصول کرنے اور جواب دینا تھا، اور آپ کی نیت یہ تھی کہ اسے موبائل میں فیڈ نمبر کے علاوہ ہر دوسرے نمبر کی کال کا جواب دینے سے روکا جاسکے، تو پھر موبائل میں حفظ نمبر کے علاوہ کسی بھی نمبر کا جواب دینے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائیگی

اور اگر آپ کی نیت اور مراد یہ تھی کہ اسے ان نمبروں کی کال سننے سے منع کیا جائے جسے آپ نہیں جانتے اور جن پر آپ کو بھروسہ نہیں کیونکہ اس سے غلط کام ہوتے ہیں تو پھر آپ کی بہن کا فون سننے سے اسے طلاق واقع نہیں ہوگی

اس لیے آپ اس مسئلہ میں اپنی اصل نیت اور مراد یاد کریں، یعنی آپ نے طلاق کو کس شرط پر معلق کیا تھا، کیا آپ اس سے طلاق چاہتے تھے، یا کہ صرف اسے روکنا چاہتے تھے، پھر آپ یہ بھی یاد کریں کہ آپ کی اپنی بیوی کو کس چیز سے اور کونسے نمبر سے روکنے کی نیت اور مراد تھی

اگر آپ نے نیت طلاق واقع کرنے کی تھی اور آپ نے اسے بیوی کے موبائل میں درج نمبر کے علاوہ کسی دوسرے نمبر سے روکنا چاہا تو اسے ایک طلاق ہوئی ہے، اور آپ عدت کے دوران اس سے رجوع کرسکتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ طلاق تیسری نہ ہو

اور اگر آپ کی نیت طلاق دینے کی نہیں تھی، بلکہ آپ اسے موبائل میں درج نمبر کے علاوہ کسی اور نمبر کی کال وصول کرنے اور سننے سے روکنا چاہتے تھے تو آپ پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے

اور اگر آپ کی نیت یہ تھی کہ اسے اس نمبر کی کال وصول کرنے سے منع کریں جسے آپ نہیں جانتے تو پھر آپ پر کچھ لازم نہیں آتا

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ کسی بھی حالت میں آپ طلاق کے الفاظ مت نکالیں اور زبان پر نہ لائیں، کیونکہ طلاق دھمکی دینے اور خوفزدہ کرنے کے لیے مشروع نہیں کی گئی، عقلمند کو چاہیے کہ وہ اس طرح کے الفاظ انتہائی اور آخری حل کی شکل میں اپنی زبان سے نکالے، کیونکہ ہوسکتا ہے اسے ندامت اٹھانی پڑے اور اس وقت نادم ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو د

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے وہ آپ کی راہنمائی فرمائے اور صحیح عمل کرنے کی توفیق بخشے

واللہ اعلم.

106232